13744 ـ عورتوں كا اپنے بال كاٹنا اور چہرے كے بال اتارنا

سوال

ميں مسلمان عورتوں كے متعلق ايك بحث (مقالہ) لكھ رہى ہوں، اور مسلمان عورت كے بالوں كے متعلق حكم معلوم كرنا چاہتى ہوں، آيا مسلمان عورت كے ليے اپنے بال كاٹ كر كندھوں كے برابر كرنے جائز ہيں يا نہيں ؟
اور چہرے پر اگے ہوئے بالوں كا حكم كيا ہے، كيا ان كو اتارنا حرام ہے يا نہيں ؟
آپ سے گزارش ہے كہ آپ ميرے ليے قوت ايمان كى دعا فرمائيں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ آپ كے ايمان كو اور زيادہ كرے، اور آپ كے سينہ كو كھول دے.

آپ كا سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے:

پہلا مسئلہ:

سر كے بال كاٹنے كا حكم:

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

عورت كے بال كاٹنے كے متعلق ہم كچھ نہيں جانتے، بال منڈانا منع ہے، آپ كو كوئى حق نہيں كہ آپ سر كے بال منڈائيں، ليكن ہمارے علم كے مطابق آپ بالوں كى لمبائى يا اس كى كثرت سے كاٹنے ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن يہ اچھے اور احسن طريقہ سے ہونا چاہيے جو آپ اور آپ كے خاوند كو پسند ہو، وہ اس طرح كہ آپ خاوند كے ساتھ متفق ہوں ليكن بال كٹوانے ميں كافر عورتوں كے ساتھ مشابہت نہيں ہونى چاہيے، اور اس ليے بھى كہ بال لمبے ہونے ميں انہيں دھونے اور كنگھى كرنے ميں مشقت ہے.

چنانچہ اگر بال زيادہ ہوں اور عورت اس كى لمبائى يا كثرت ميں سے كچھ كاٹ دے تو كوئى نقصان نہيں، يا اس ليے بھى كہ بال كاٹنےميں خوبصورتى ہے جو وہ خود اور اس كا خاوند چاہتا ہے اور اسے پسند كرتا ہے تو ہمارے نزديك اس ميں كوئى حرج نہيں.

لیکن بال بالکل کاٹ دینا اور منڈا دینا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی عذر ہو، یا بیماری ہو تو ایسا کیا جا سکتا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے. اھـ

دیکھیں کتاب: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 515).

صحیح مسلم میں ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے بال کاٹا کرتی تھیں حتی کہ وہ کانوں کے برابر ہوتے تھے "

صحیح مسلم کتاب الحیض (320).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس میں عورتوں کے لیے بال چھوٹے کرنے کی دلیل پائی جاتی ہے " اھـ

لیکن عورت کو کافر عورتوں اور فاسق و فاجر عورتوں کی مشابہت میں بال کاٹنے سے اجتناب کرنا چاہیے.

شیخ صالح الفوزان کہتے ہیں:

" عورت کےلیے پیچھے سے بال کاٹنے اور دونوں جانبوں سے بال لمبے چھوڑ دینا جائز نہیں، کیونکہ اس میں اپنے جمال کے ساتھ بدصورتی ہے کیونکہ بال اس کے جمال میں شامل ہوتے ہیں، اور پھر اس میں کافر عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے.

اور اسی طرح مختلف شکلوں میں کاٹنا، اور کافر یا حیوان کے ناموں سے بال کٹ بنوانا مثلا ڈیانا کٹ، یہ کافر عورت کا نام ہے، اور شیر کٹ یا چوہا کٹ؛ کیونکہ کفاراور جانوروں کے ساتھ مشابہت حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ عورت کے بالوں کے ساتھ مذاق ہے جو کہ عورت کا جمال ہے.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 516 - 517).

دوسرا مسئلہ:

چہرے کے بال اتارنا:

شیخ محمد بن صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر تو بال غیر عادی ہوں یعنی وہ ایسی جگہ ہوں جہاں عادتا بال نہیں ہوتے، مثلا عورت کی مونچھیں آ جائیں، یا پھر اس کے رخسار پر بال اگ آئیں، تو انہیں اتارنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہیں، اور ان میں عورت کی بدصورتی ہے.

دیکھیں: فتاوى المراة المسلمة (2 / 536 - 537).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

عورت کے لیے چہرے کے بال اتارنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

مونچھوں اور رانوں، اور پنڈلیوں اور بازؤوں کے بال اتارنے میں عورت پر کوئی حرج نہیں، اور نہ اس نہی میں داخل نہیں ہوتے جو بال اکھیڑنے کے متعلق آئی ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیقی

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 194 - 195).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

عورت کے لیے اپنے جسم کے بال اتارنے کا حکم کیا ہے، اگر جائز ہے تو پھر یہ بال کون اتار سکتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" سر اور ابرو کے بال کے علاوہ باقی بال اتارنے جائز ہیں، ابرو اور سر کے بال اتارنے جائز نہیں، اور نہ ہی وہ ابرو کا کوئی بال کاٹ سکتی ہے، اور نہ ہی مونڈ سکتی ہے، اور باقی جسم کے بال یا تو وہ خود اتارے، یا پھر اس کا خاوند، یا کوئی اس کا محرم وہاں سے جس حصہ کو وہ دیکھ سکتا ہے، یا کوئی عورت اس حصہ سے جہاں اس کو دیکھنا جائز ہے "

الشيخ عبد العزيز بن باز

الشيخ عبد الرزاق عفيفى

الشيخ عبد اللہ بن غديان

الشيخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 194).

اور زیرناف بال اور رانوں کے بالوں کو نہ تو کوئی دوسری عورت دیکھ سکتی ہے، اور نہ ہی کوئی محرم ہی دیکھ سکتا ہے.

عورت کے لیے ابرو کے سارے یا کچھ بال اتارنے حرام ہیں، یہ کسی بھی طریقہ اور وسیلہ یعنی نہ تو کاٹ کر اور نہ ہی مونڈ کر اور نہ کوئی کوئی پاؤڈر اور کریم استعمال کر کے اتارے جا سکتے ہیں، کیونکہ یہ اس نمص میں شامل ہوتا ہے جس سے منع کیا گیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والی پر لعنت کی ہے.

اور النامصہ وہ عورت ہے جو زینت کے لیے اپنے ابرو کے سارے یا کچھ بال اکھیڑتی اور اتارتی ہے، اور المتنمصہ وہ عورت ہے جس کے بال اتارے جائیں، اور یہ اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے، جس کا شیطان نے اللہ تعالی کے ساتھ عہد کیا تھا کہ وہ ابن آدم کو اس کا حکم دے گا.. "

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2162) اور (1172) اور (1192) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اور مزید معلومات کے لیے آپ کتاب: الفتاوى الجامعة للمراة المسلمة (3 / 877 - 879) کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .